بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزنامہ الفضل قادیان

یوم پنجشنبہ — ایڈیٹر غلام نبی

جلد ۳۰ | ۲۸ ماہ ہجرت ۱۳۲۱ ہش | ۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۱ھ | ۲۸ ماہ مئی ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۲۱

المسیح علیہ

قادیان ۲۶ ماہ ہجرت ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے متعلق آج چھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو ضعفِ قلب کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

حکیم عبدالرحمٰن صاحب محلہ مسجد فضل جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ کل فوت ہو گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں دفن کئے گئے۔ احباب بلندیٔ مدارج کے لئے دعا کریں۔

مولوی ظل الرحمٰن صاحب مبلغ جو قادیان آئے ہوئے تھے۔ واپس بنگال اپنے حلقہ میں چلے گئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر زبردست برہان

آج ۲۶ مئی اور منگل کا دن ہے۔ ٹھیک چونتیس ۳۴ برس گزرے۔ کہ آج ہی کے دن خدا کا پاک مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سُنّت انبیاء کے مطابق ہم سے جدا ہوا۔ دشمن خیال کرتے تھے۔ کہ اب یہ سلسلہ نیست و نابود ہو جائے گا۔ اور جماعت کا شیرازہ بکھر جائے گا۔ لیکن انسانی منصوبے۔ اور معاندین صداقت کی خواہشیں آسمانی فیصلہ اور خدائی تقدیر پر غالب نہیں آسکتیں۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کے ساتھ مسلسل و پیہم خدائی تائید و نصرت اہل دانش کے لئے اس الٰہی سُنّت کا تازہ ترین ثبوت ہے۔

جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعوےٰ فرمایا۔ تو علماء و جہلاء نے ایک طوفان بے تمیزی برپا کر دیا۔ قادیان ایسی گمنام بستی سے ایک شخص یہ دعوےٰ کرے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے مسیح موعود بنا کر بھیجا ہے۔ دُنیا کے فرزندوں کو کب گوارا ہو سکتا تھا۔ علماء نے حضور علیہ السلام کے خلاف بالکل وُہی رویّہ اختیار کیا۔ جو انیس ۱۹ سو برس قبل فلسطین میں احبار و علماء اختیار کر چکے تھے۔ احمدیوں پر ان کی قلت کے باوجود عرصۂ حیات تنگ کر دیا گیا۔ حضرت احمدؑ اور ان کے ساتھیوں پر کفر کے فتوے لگائے گئے۔ ان کا بائیکاٹ کیا گیا۔ ان کی جائدادیں اور جانیں مباح سمجھی گئیں۔ ظلم و ستم۔ مار پیٹ اور سنگساری تک جائز قرار دے دی گئی۔ غرض دُشمنوں نے اپنے خیال میں احمدیت کے پنپنے کے سب راستے بند کر دیئے۔ ان تمام حالات کو دیکھ کر خدا کا فرستادہ مایوس نہ ہوا۔ اس کے پائے استقلال میں جنبش تک پیدا نہ ہوئی وُہ اس طوفانِ تکفیر میں مضبوط چٹان کی طرح کھڑا رہا۔ بلکہ اللہ کے وعدوں کے مطابق اپنی کامیابی اور دشمنوں کی ناکامی کا پے درپے اور متحدیانہ اعلان کرتا رہا۔

جو خود صداقت کا ایک زبردست معیار ہے۔

اس فتنۂ تکفیر کے بانی اور لیڈر بٹالہ کے مولوی محمد حسین صاحب تھے جن کی علمیت اور شان کا حکومت تک کو اعتراف تھا۔ وُہ اہلحدیثوں کے ایڈووکیٹ تھے۔ ہندوستان کے علماء ان کے ہمنوا تھے۔ اور اس زمانہ میں علماء کی شان بقول مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری یہ تھی کہ

"ان حضرات کی مخالفت سے کبھی کامیابی نہ ہوگی" (اہلحدیث ۱۲ جون ۱۹۱۲ء)

ان لوگوں کی شدید ترین مخالفت کے باوجود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

هل تطمع الدنیا مذلة صادق
فهیهات ذات تخیل السفهاء

ان العواقب للذی هو صالح
والکرة الاولیٰ لاهل جفاء

انا نرى كل العلى من ربنا
والخلق یا تینا لیبغی ضیاء

هم یذکرونا لاعنین وذکرنا
فی الصالحات بعید بعد فناء

(رسالہ انجام آتھم صفحہ ۲۷۲ مطبوعہ ۱۸۹۷ء)

ترجمہ:۔ کیا دُنیا صادق کی ذلت کی طمع رکھتی ہے۔ یہ ناممکن ہے۔ یہ محض بیوقوفوں کا خیال ہے۔ انجام کار کامیابی نیکوں کو حاصل ہوتی ہے۔ اگرچہ پہلا دور ظالموں کا ہوتا ہے۔ ہم خدا کی طرف سے بلندی پا رہے ہیں اور مخلوق نور کی جستجو میں ہمارے پاس آتی ہے۔ یہ تیری بدیوں کے باعث تجھے بُرے طور پر یاد کریں گے۔ ہاں ہمارا ذکر وفات کے بعد بھی نیکیوں میں شمار ہوتا رہے گا۔"

آج غیر احمدی اصحاب خدارا غور فرمائیں کہ وُہ طوفانِ تکفیر کہاں گیا۔ اور اس فتنہ کے بانی کا انجام کیا ہوا۔ کیا مولوی محمد حسین حضرت مرزا صاحب کو نیچا دکھانے میں ناکام نہیں ہوا؟ بھائیو! مندرجہ بالا بیان پر پنتالیس برس گزر چکے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر بھی چونتیس سال بیت گئے۔ مولوی محمد حسین صاحب غالباً ۱۹۲۰ء میں فوت ہوئے ہیں گویا ان کو مخالفت کے لیے کافی مہلت ملی۔ مگر کیا یہ واقعہ نہیں۔ کہ مولوی محمد حسین صاحب اپنے مقصد میں سراسر ناکام رہے۔ ان کا کوئی جانشین نہیں۔ ان کی کوئی جماعت نہیں۔ ان کے کوئی اتباع نہیں۔ ان کی اولاد بھی منتشر اور حوادثِ روزگار کا شکار ہو چکی ہے۔ سُنا ہے ان کا ایک لڑکا انگلستان کی طرف عیسائی ہو گیا۔ اور باقی بھی علمی دُنیا میں بے نام و نشان ہیں۔ آخر مولوی صاحب بصد حسرت و اندوہ اس دُنیا سے چل بسے۔ اور آج ان کی قبر بھی ان کے ہم مذہبوں کے نزدیک کسی اعزاز کے مقام پر نہیں ہے۔ دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مخالفین کی ساری کوششوں کے باوجود مظفر و منصور فوت ہوئے۔ وفات سے پیشتر آپ کو خدا تعالےٰ کی طرف سے اطلاع دی گئی۔ اور آپؑ نے رسالہ "الوصیت" تالیف فرمایا۔ جس میں اپنی جماعت کو ہدایت فرماتے ہوئے لکھا:۔

"خدا تعالےٰ چاہتا ہے۔ کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیاء ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں۔ توحید کی طرف کھینچے۔ اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالےٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دُنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دُعاؤں پر زور دینے سے" (الوصیت صفحہ ۸)

اس عظیم الشان مقصد اور اس اعلیٰ جماعت کی کامیابی کو دیکھو۔ کیا آپ کو اس میں کچھ شبہ رہ جاتا ہے۔ کہ فی الواقعہ حضرت مرزا غلام احمد خدا کے سچّے فرستادہ تھے

...کی جماعت روزانہ ترقی کر رہی ہے ...ت عالم میں پھیل رہی ہے۔ لاکھوں ...کے نام پر جان و مال قربان کرنا فخر سمجھتے ...سینکڑوں اور ہزاروں آپ کے پیغام ...شرق و مغرب میں پھیلانے کے لئے ...دل اور عزیز و اقارب سے الگ ہو رہے ...ہوتے رہیں گے۔ خدا نے حضرت مسیح ...ود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو قبولیت عطا ...ئی۔ اور جس طرح حضور کے گھرانہ میں برکت ...، حضور کو پاکیزہ ذریت عطا کی۔ اور ...کھوں انسانوں کے قلوب میں آپ کی ...بت جاگزین کردی۔ اور آپ کی آرامگاہ ...ہشتی مقبرہ میں مقرر فرمائی۔ جو رہتی دنیا تک ...جماعت احمدیہ کے لئے عزت و احترام کا ...مقام رہے گا۔ اے سوچنے والو سوچو! کیا ...مفتری کو یہ نصرت عطا ہوتی ہے۔ اور کیا

خدا پر جھوٹ باندھنے والے اسی طرح قبولیت حاصل کیا کرتے ہیں۔ پھر غور کرو کیا مفتری کے مقابل کھڑے ہونے والے علماء ربانی اسی طرح ناکامی اور ذلت کا منہ دیکھا کرتے ہیں۔ جس طرح مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور دوسرے علماء نے دیکھا۔ خدارا غور کرو۔ کہ اول تو خطرناک طوفان تکفیر کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ اعلان کرنا۔

ھم یذکروننا لاعنین وذکرنا
فی الصالحات یعد بعد فناء

خود صداقت کا برہان ہے۔ پھر اس کا روز بروز پورا ہوتے رہنا اہل انصاف کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی پر ناقابل انکار ثبوت ہے۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری ۲۶ مئی ۱۹۴۲ء

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دُعائیں واحد متکلم اور جمع متکلم دونوں صیغوں میں جائز ہیں

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب نے ایک شخص کا خط پیش کیا جس میں سوال تھا کہ دعائے الہامیہ رب کل شیء خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی کو صیغہ جمع متکلم میں پڑھ لیا جائے یا نہ۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ اصل میں الفاظ تو الہام کے یہی ہیں۔ (یعنی واحد متکلم کے ہی ہیں) اب خواہ کوئی کسی طرح پڑھ لیوے۔ قرآن مجید میں دونوں طرح دعائیں سکھائی گئی ہیں۔ واحد کے صیغہ میں بھی جیسے رب اغفرلی ولوالدی الخ اور جمع کے صیغہ میں بھی جیسے ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار۔ اور اکثر اوقات واحد متکلم سے جمع متکلم مراد ہوتی ہے۔ جیسے اس ہماری الہامی دعا میں فاحفظنی سے یہی مراد نہیں ہے کہ میرے نفس کی حفاظت کر بلکہ نفس کے تعلقات اور جو کچھ لوازمات ہیں سب ہی آجاتے ہیں۔ جیسے گھر بار خویش و اقارب احباب اور قویٰ وغیرہ۔

(البدر جلد اول ۲۱ دسمبر ۱۹۰۲ء)

جماعت حیدرآباد دکن زندہ باد

جماعت حیدرآباد دکن کا وعدہ اس سال میں گزشتہ سال سے سوایا تھا یعنی ۵۰۹۰ روپیہ آج تک اس جماعت نے ۳۶۶۵ روپیہ مرکز میں بھیج دیئے ہیں۔ یہ ادائیگی ان کے وعدوں کا ۷۲ فی صدی ہے۔ چونکہ یہ بہت بڑی جماعت ہے۔ اور میلوں میں پھیلی ہوئی ہے۔ اس کے کارکن سیٹھ محمد اعظم صاحب کی یہ کوشش بہت قابل تعریف اور قابل قدر ہے۔ اور تحریک جدید ان کا بہت بہت شکریہ ادا کرتی ہے۔ نیز ان دوستوں کے نام جنہوں نے اپنے وعدوں کو سو فی صدی ۳۱ مئی تک ادا کر دیا ہے۔ حضرت کے حضور دعا کے لئے پیش کرکے احباب کی اطلاع کے لئے شائع کرے گی۔ ہر شہری جماعت کو خصوصاً اور زمیندار جماعت کو عموماً کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ان کے وعدوں کا ۷۰-۸۰ فی صدی تک داخلہ ۳۱ مئی تک ہو جائے۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

سیکرٹری مال فوری توجہ فرمائیں

جملہ جماعت ہائے احمدیہ کو سال ۴۳-۱۹۴۲ء کا بجٹ تشخیص کرنے کے لئے بجٹ فارم بھجوائے جا چکے ہیں۔ اگر کسی جماعت کو فارم نہ ملے ہوں تو ایک کارڈ لکھ کر منگوا لیں۔ نیز تاکید کی جاتی ہے۔ کہ جملہ سیکرٹری صاحبان مال اپنی اپنی جماعتوں کے بجٹ تیار کرکے مئی ۱۹۴۲ء کے آخر تک دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔

(ناظر بیت المال)

ٹھنڈے ٹھنڈے آؤ اور ٹھنڈے ٹھنڈے جاؤ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی تعمیل میں مجلس خدام الاحمدیہ ہر دو ماہ کے بعد وقار عمل مناتی ہے۔ اور اس دن قادیان کے تمام احباب خواہ وہ چھوٹے ہوں خواہ بڑے اپنے ہاتھ سے کام کرتے ہیں۔ اس دفعہ اس قسم کا دن مورخہ ۲۸ ہجرت (مئی) بروز جمعرات مقرر کیا گیا ہے۔ اس دفعہ کے لئے مقام عمل وہ سڑک ہے۔ جو باب الانوار سے قادرآباد کو جاتی ہے۔ اور وقت عمل صبح چھ بجے ہے۔ چونکہ گرمی کا موسم ہے۔ اس لئے تمام احباب کی خدمت میں مؤدبانہ گزارش ہے۔ کہ وہ وقت کی پابندی کریں اور اپنے سامنے یہ اصل رکھیں کہ ٹھنڈے ٹھنڈے آؤ اور ٹھنڈے ٹھنڈے جاؤ۔ خاکسار مرزا منور احمد

چہلم کی رسم قادیان میں منانے کی کوئی وجہ نہیں

معلوم ہوا ہے کہ شیعہ صاحبان گزشتہ سال کی طرح اب کے پھر قادیان میں چہلم جو ایک مجلس رسم ہے منانا چاہتے ہیں۔ اور اس کے لئے ۲۹-۳۰-۳۱ مئی کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔ ہم نے گزشتہ سال بھی اس کے خلاف آواز اٹھائی تھی۔ اور اب پھر اٹھاتے ہیں۔ کیونکہ ایسے مقامات کو چھوڑ کر جہاں شیعوں کی آبادی ہے۔ قادیان کو اس رسم کی ادائیگی کے لئے مقرر کرنا جہاں کوئی ایک آدھ شیعہ بھی نہیں۔ اور لوگوں کا باہر سے آکر یہاں اجتماع کرنا کسی اچھی نیت پر مبنی معلوم نہیں ہوتا۔ بلکہ ایسے حالات پیدا کرنے کا پیش خیمہ نظر آتا ہے۔ جن کا بارہا تجربہ کیا جا چکا ہے۔ آج کل جنگ کی وجہ سے حالات جس قدر نزاکت اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ ہر سمجھدار انسان جانتا ہے۔ کہ اس وقت ایسے مواقع پیدا کرنا جو باہمی کشمکش کا موجب بن سکتے ہیں اور فرقہ وارانہ اور مذہبی منافرت بڑھانے والے ہوں۔ آگ سے کھیلنے کے مترادف ہے۔

اگر قادیان کو شیعوں کے نقطہ نگاہ سے کچھ اہمیت حاصل ہوتی۔ تو پھر اس جگہ کوئی رسم منانے کے لئے ان کا اجتماع کچھ معنی رکھتا۔ لیکن جبکہ قادیان میں نہ تو کوئی شیعہ ہے نہ شیعوں کے نزدیک قادیان کو کوئی اہمیت حاصل ہے۔ اور نہ گزشتہ سال سے قبل یہاں کبھی یہ رسم منائی گئی۔ تو پھر کوئی وجہ نہیں۔ کہ موجودہ نازک حالات میں ایسا اجتماع کیا جائے۔ جو خطرناک نتائج پر منتج ہو سکتا ہے۔

اگر تبلیغی غرض سے شیعہ صاحبان قادیان میں کوئی جلسہ کرنا چاہیں تو اس کے متعلق کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ تبلیغ کے متعلق کوئی روک نہیں۔ اور ہر شخص کو حق ہے کہ اپنے مذہب کی تہذیب و متانت کے ساتھ اشاعت کرے۔ اور کسی کی دلآزاری کا مرتکب نہ ہو۔ لیکن بعض شیعہ ہی نہیں، بلکہ وہ لوگ جو شیعہ نہیں ہیں۔ ایک رسم منانے کے لئے قادیان میں اجتماع کرنا چاہتے ہیں۔ جس سے ایسے حالات پیدا ہونے کا یقیناً خطرہ ہے جو خوشگوار نہ ہوں۔

ہم نے حکام کو گزشتہ سال بھی اس طرف توجہ دلائی تھی۔ اب کے چونکہ حالات پہلے سے بھی زیادہ نازک ہیں۔ اس لئے پھر ...

وقار عمل میں ہم خود شریک ہوں گے اور دوسروں کو بھی ساتھ لائیں گے۔ (مہتمم وقار عمل)

احادیث کو محفوظ رکھنے کے متعلق صحابہ کرامؓ کی جدوجہد

احادیث کے متعلق ایک گزشتہ پرچہ میں یہ بیان کیا جاچکا ہے۔ کہ گو وہ موجودہ شکل وصورت میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے ایک عرصہ بعد مدون ہوئی ہیں مگر اس بناء پر ان کو ساقط الاعتبار قرار نہیں دیا جاسکتا۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صحابہ کو احادیث محفوظ رکھنے کی خاص طور پر نصیحت فرمایا کرتے تھے۔ اور خود صحابہ کی یہ کیفیت تھی۔ کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کلمات طیبات سننے کے اس قدر مشتاق اور دلدادہ تھے۔ کہ اس راہ میں انہیں کسی قسم کی صعوبت کی پروا نہیں ہوا کرتی تھی۔ اس کی بڑی وجہ تو یہ ہے۔ کہ خود قرآن کریم نے مسلمانوں کو یہ ہدایت دی۔ کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت کریں۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول یعنی اللہ کی اطاعت کرو۔ اور اس کے رسول کی بھی۔ اسی طرح فرماتا ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم۔ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم تو لوگوں سے کہدے کہ اگر تم اللہ تعالےٰ کے محبوب بننا چاہتے ہو۔ تو اس کا طریق یہ ہے۔ کہ میری اطاعت کرو۔ اللہ تعالےٰ تم سے محبت کرنے لگ جائے گا۔ اور وہ تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔

ایک اور مقام پر فرماتا ہے۔ ولکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔ کہ تمہارے لئے ہمارا رسول بہترین اسوہ ہے۔ تم ہر کام کرتے وقت یہ دیکھ لیا کرو کہ وہ ہمارے رسول کے اسوہ کے مطابق ہے یا نہیں۔ اگر ہو۔ تو وہ درست ہوگا۔ اور اگر نہ ہو۔ تو غلط ہوگا۔ قرآن کریم کی ان ہدایات کا لازمی نتیجہ یہ تھا۔ کہ صحابہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہر نقل وحرکت کو بغور دیکھتے آپ کی باتوں کو سنتے۔ اور ان کے مطابق اپنے اعمال وکردار کو ڈھالتے۔

پس بڑی وجہ احادیث کے محفوظ ہونے کی یہی قرآنی ہدایت تھی۔ جس کا مختلف پیرایوں اور مختلف رنگوں میں قرآن کریم میں ذکر آتا ہے۔ پھر صحابہ رضی اللہ عنہم کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات سے جو عشق تھا۔ اس کی وجہ سے بھی انہوں نے آپ کے کلام کو اپنے سینوں میں محفوظ رکھا۔ اور پھر اپنے دوستوں۔ عزیزوں اور رشتہ داروں کے سینوں میں اسے منتقل کیا۔ تاکہ وہ کلام محفوظ ہوجائے۔ اور زمانہ کے حوادث اس کو مٹانے پر قادر نہ ہوسکیں۔

صحابہ کرام کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات سے جو عشق تھا۔ اس کی یہ کیا ہی ایمان افروز مثال ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسجد میں وعظ فرما رہے ہیں۔ مسجد کا صحن لوگوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا ہے۔ بہت لوگ بیٹھے ہوئے ہمہ تن گوش بنکر آپ کا وعظ سن رہے ہیں اور کچھ کناروں پر کھڑے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو محسوس ہوا۔ کہ کناروں پر کھڑے ہونے والوں کے پیچھے بھی کچھ لوگ ہیں۔ جن کے کانوں تک بوجہ ان کے کھڑے ہونے کے آواز نہیں پہنچ سکتی۔ اس لئے آپ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ بیٹھ جاؤ۔ وہ تو بیٹھ ہی گئے۔ مگر عین اسی وقت ایک صحابی جو مسجد کی طرف آرہے تھے۔ یہ آواز ان کے کان میں بھی پہونچ گئی۔ کہ بیٹھ جاؤ۔ اب بظاہر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ حکم انہی لوگوں کے لئے تھا۔ جو مسجد کے کناروں پر کھڑے تھے۔ مگر جہاں عشق ہو۔ وہاں انسان اس قسم کی تاویلات سے کام نہیں لیتا۔ اس صحابی نے یہ نہیں سوچا کہ یہ حکم مجھے تو نہیں ملا۔ مسجد میں کھڑے ہونے والوں کو ملا ہے انہوں نے یہ بھی خیال نہیں کیا۔ اگر میں یہیں بیٹھ گیا۔ تو لوگ مجھے کیا کہیں گے۔ وہ بیٹھ گئے۔ اسی گلی میں جس میں وہ آرہے تھے۔ اور انہوں نے بیٹھے بیٹھے مسجد کی طرف کھسکنا شروع کردیا۔ ایک بچہ اگر ایسی حرکت کرے۔ تو کچھ معیوب نہیں سمجھی جاتی۔ مگر ایک بڑی عمر کا آدمی جو اپنی قوم میں معزز ہو۔ وہ گلی میں بیٹھ کر گھسٹنا شروع کردے۔ تو لوگوں کا حیران ہونا ایک طبعی امر تھا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا ایک شخص جو پاس سے گزر رہا تھا۔ اس نے حیرت سے اس صحابی کی طرف دیکھ کر کہا تمہیں کیا ہوگیا۔ کہ تم اس طرح گھسٹتے ہوئے جارہے ہو۔ انہوں نے جواب دیا میں ابھی اس گلی میں سے گزر رہا تھا۔ کہ میرے کانوں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یہ آواز آئی۔ کہ بیٹھ جاؤ۔ میں نے سمجھا۔ نہ معلوم مسجد پہونچتے پہونچتے میں زندہ بھی رہوں یا نہ۔ اس لئے میں یہیں بیٹھ گیا۔ کیونکہ میں ڈرا۔ کہ اگر میں مسجد میں پہونچنے سے پہلے مر گیا۔ اور میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس حکم کی تعمیل نہ کی۔ تو خدا کو کیا جواب دوں گا۔ یہ وہ عشق تھا۔ جو صحابہ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات سے تھا۔ اور جس نے ان کو آپ کی باتیں سننے کے لئے ہر قسم کی قربانی پر آمادہ کردیا۔

حضرت ابوہریرہ کا واقعہ بھی کچھ کم ایمان افزا نہیں۔ وہ ایک غریب اور نادار انسان تھے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی باتیں سننے کا انہیں اس قدر شوق تھا۔ کہ انہوں نے مسجد میں آکر ڈیرہ لگا دیا۔ اور رات دن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دروازے پر پڑے رہتے۔ تا ایسا نہ ہو کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کسی وقت باہر تشریف لاکر کوئی بات کریں۔ اور وہ اس کے سننے سے محروم رہ جائیں۔ یہ مجاہدہ نہایت ہی کٹھن تھا۔ بالخصوص اس وجہ سے کہ ان کے گزارے کا کوئی انتظام نہ تھا۔ کچھ عرصہ تو ان کے ایک بھائی انہیں کھانا پہونچاتے رہے۔ مگر بالآخر وہ بھی دست کش ہوگئے۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو فاقے آنے شروع ہوگئے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ خود بیان فرماتے ہیں۔ کہ بعض دفعہ مجھے سات سات وقت کا فاقہ ہوجاتا۔ اور ضعف کے مارے میں بے ہوش ہوکر گر جاتا۔ لوگ یہ سمجھتے۔ کہ مجھے مرگی کا دورہ ہو ہوگیا ہے۔ اور عرب میں دستور تھا کہ جسے مرگی کا دورہ ہوتا۔ اس کے سر پر جوتیاں مارا کرتے تھے۔ اس دستور کے مطابق وہ حضرت ابوہریرہ رضؓ کو بھی جوتیاں مارتے۔ حالانکہ وہ شدت بھوک کی وجہ سے بے ہوش ہوجایا کرتے تھے۔ نہ کہ مرگی کی وجہ سے۔ مگر اس قدر تکالیف کے باوجود ان کے پائے استقلال میں جنبش نہ آئی۔ اور انہوں نے مسجد کو نہ چھوڑا۔ محض اس لئے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کوئی بات سننے سے وہ محروم نہ رہ جائیں۔

غرض قرآن کریم کی یہ ہدایت کہ مسلمانوں کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نمونہ ہیں۔ اور انہیں اللہ تعالےٰ کا قرب اسی صورت میں حاصل ہوسکتا ہے۔ جب وہ آپ کی کامل متابعت کریں۔ اور پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے صحابہ کا بے مثال عشق ان دونوں باتوں نے مجموعی طور پر یہ اثر پیدا کیا۔ کہ صحابہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی باتوں کو زیادہ سے زیادہ محفوظ رکھتے تھے۔ اور کوشش کرتے تھے۔ کہ ان باتوں کو دوسروں تک پہنچائیں بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی ان باتوں کو محفوظ رکھنے کی تاکید فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ بخاری میں روایت آتی ہے۔ کہ جب قوم عبدالقیس کا وفد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور آپ نے انہیں نماز۔ روزہ۔ اور زکوٰۃ وغیرہ احکام اسلام بتلائے۔ تو بعد میں فرمایا احفظوہ واخبروا ہ من وراءکم۔ ان باتوں کو خوب یاد رکھو۔ اور جو لوگ یہاں نہیں آسکے۔ ان کو یہ باتیں پہونچا دو۔ (بخاری کتاب العلم باب تحریض النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وفد عبدالقیس علےٰ ان یحفظوا الایمان والعلم ویخبروا من وراءھم جلد ۱ صفحہ ۱۹)

اسی طرح مالک بن حویرث روایت کرتے ہیں۔ کہ قال لنا النبی صلے اللہ علیہ وسلم ارجعوا الیٰ اھلیکم فعلموھم

اپنے گھروں کو واپس جاؤ۔ اور لوگوں کو وہ باتیں جو میں نے تمہیں بتائی ہیں سکھاؤ۔

احادیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ بات کو صحت کے ساتھ دوسروں تک پہونچانے کی بہت تاکید فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ ترمذی ابواب العلم باب ماجاء فی الحث علیٰ تبلیغ السماع میں ایک صحابی روایت کرتے ہیں۔ سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم یقول نضّر اللّٰہ امرأ سمع منّا شیئاً فبلّغہ کما سمعہ فرب مبلّغ اوعیٰ من سامع (ترمذی جلد ۲) کہ اللہ تعالےٰ اس آدمی کو سرسبز و شاداب کرے۔ جس نے ہم سے کوئی بات سنی۔ اور پھر اس نے بعینہ دوسروں تک پہنچا دی۔ کیونکہ بعض لوگ جن کو باتیں پہونچائی جاتی ہیں۔ وہ سننے والوں سے زیادہ محفوظ رکھنے والے ہوتے ہیں۔

اسی طرح بخاری میں آتا ہے حجۃ الوداع میں جب آپ خطبہ پڑھ چکے۔ تو اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ الا لیبلغ الشاھد الغائب فلعل بعض من یبلغہ ان یکون اوعیٰ لہ من بعض من سمعہ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۵۷ باب حجۃ الوداع) کہ چاہیئے تم میں سے ہر شخص جو اس وقت موجود ہے۔ میری باتیں ان لوگوں کو پہونچائے جو غائب ہیں کیونکہ ہوسکتا ہے۔ کہ کوئی شخص یہ باتیں ایسے شخص تک پہونچائے جو شاہد کی نسبت بات کو زیادہ محفوظ رکھنے والا ہو۔

اس سے ظاہر ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی اس امر کی تاکید فرمایا کرتے تھے۔ کہ آپ جو کچھ فرمائیں صحابہ اسے بلاکم وکاست دوسروں تک پہونچا دیں۔ اور اس طرح وہ علم دُنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلے۔ جو خدا نے آپ کے ذریعہ نازل فرمایا ہے۔ اس ضمن میں بعض اور امور کا ذکر بھی ضروری ہے۔ مگر انہیں انشاء اللہ العزیز آئندہ بیان کیا جائے گا۔

دُنیا میں عذاب الٰہی بیباکی اور تکذیب کے باعث آتا ہے

قرآن کریم اور تاریخ انبیا علیہم السلام سے یہ امر عیاں ہے۔ کہ الٰہی عذاب بے باکی اور تکذیب کے باعث آتا رہا ہے۔ محض سچے مذہب سے اختلاف کی وجہ سے کبھی دنیا میں عذاب نہیں آتا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"کاش اگر یہ لوگ دلوں کے سیدھے ہوتے۔ اور خدا سے ڈرتے۔ تو بالکل بچائے جاتے۔ کیونکہ مذہب کے اختلاف کی وجہ سے دنیا میں عذاب کسی پر نازل نہیں ہوتا۔ اس کا مُواخذہ قیامت کو ہوگا دنیا میں محض شرارتوں اور شوخیوں اور کثرت گناہوں کی وجہ سے عذاب آتا ہے" (کشتی نوح صفحہ ۴)

قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت نوح اور لوط علیہما السلام کے زمانہ کے لوگ اس وقت تباہ کئے گئے۔ جبکہ انہوں نے تکذیب کی۔ اور بے باکی دکھائی حضرت موسےٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں فرعون اور اس کے لشکر کو اس وقت تباہ کیا گیا۔ جبکہ وُہ حضرت موسےٰ کے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیجنے کے لئے تیار نہ ہوا۔ بلکہ خدا کے حکم کے ماتحت جب حضرت موسےٰ انہیں لے جارہے تھے۔ تو ان کا تعاقب کیا۔ اور چاہا کہ حضرت موسےٰؑ اپنے مقصد میں ناکام ہوں۔ تب خدا نے حضرت موسےٰ اور بنی اسرائیل کو تو دریا میں سے رستہ دے دیا۔ اور دریا سے پار کر دیا۔ اور فرعون اور اس کے لشکر کو غرق کر دیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں بھی انہی لوگوں کو عذاب الٰہی نے پکڑا۔ جنہوں نے بے باکی دکھائی۔ اور خدا کے فرستادہ کے مقابل پر کھڑے ہوگئے۔ بدر کے دن ابوجہل نے جب کہا اللّٰھم من کان منّا کاذباً فاحنہ فی ھذا الموطن۔ یعنی اے اللہ ہم دونوں میں سے جو شخص تیری نظر میں جھوٹا ہے۔ اس کو اس موقعہ قتال میں ہلاک کر تو خدا نے اس کی اس بے باکی پر اسے پکڑا۔ اور اس جنگ میں اس کا خاتمہ کر دیا۔ موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابل پر جو لوگ آئے۔ اور بے باکی کی راہ سے کہا۔ کہ جو جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں مر جائے۔ خدا نے ان کو ہلاک کر دیا۔ محی الدین لکھو کے والے مولوی اسمٰعیل علی گڑھی۔ مولوی غلام دستگیر قصوری۔ پادری حمید اللہ پشاوری اور پنڈت لیکھرام سب کی ہلاکت بے باکی اور تکذیب کے سبب ہوئی۔ مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری نے بے باکی دکھائی۔ اور تکذیب پر قائم رہا تو ہلاک ہوگیا۔ لیکن مرزا سلطان محمد صاحب آف پٹی نے بے باکی کے طریق کو چھوڑ دیا۔ اور رجوع کر لیا۔ تو بچ گئے اور جب قوم کے سربرآوردہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلہ میں آکر ہلاک ہوگئے۔ تو ان کے بعد کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ کہ مقابلہ میں آکر موت چاہیں اور اس قسم کی تحریروں اور تقریروں سے ڈر گئے۔ جس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا۔ فلن یکتبوا بمثل ھذا ابماتقدمت الامثال

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدائی فیصلہ کے لئے دعوت دی۔ گو مولوی صاحب ہمیشہ سے مخالفت کرتے چلے آئے ہیں۔ مگر ان کی طرف سے کبھی ایسی بے باکی اور تکذیب نہیں دکھائی گئی جو عذاب کو مستلزم ہو۔ یہی وجہ ہے کہ وہ کبھی قسم کے مطالبہ پر قسم کھانے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ چنانچہ جب مولوی صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی طرف سے آخری فیصلہ سے متعلق تحریر پہونچی۔ تو انہوں نے اس کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خطاب کرتے ہوئے لکھا۔ مجھے آپ کی یہ تحریر منظور نہیں اور نہ کوئی دانا اسے منظور کرسکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے اپنی کتاب "اعجاز احمدی" میں یہ بھی لکھا تھا۔ کہ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب اس بات کے لئے تیار ہوئے۔ کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جائے۔ تو وہ ضرور پہلے مریں گے۔ مگر مولوی صاحب کبھی اس کے لئے تیار نہ ہوئے۔ بلکہ صورتِ مُباہلہ پیش ہونے پر اس کی منظوری سے انکار کر دیا۔ اور لکھ دیا۔ کہ یہ کوئی فیصلے کا طریق ہی نہیں۔ قرآن کریم سے تو معلوم ہوتا ہے کہ سچا مرتا ہے۔ اور جھوٹا زندہ رہتا ہے۔ اور اسے مہلت دی جاتی ہے۔ جیسے آیات ویمدّھم فی طغیانھم یعمھون اور ولا یحسبن الذین کفروا انما نملی لھم خیراً لانفسھم انما نملی لھم لیزدادوا اثماً۔ سے ثابت ہے۔ اور نظیر کے طور پر پیش کیا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فوت ہوگئے تھے۔ اور مسیلمہ کذاب زندہ رہا تھا۔ اس پر خُدا نے مولوی صاحب کے پیشکردہ اصل کے ماتحت فیصلہ کر دیا یعنی سچے کو وفات دے دی۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب کو زندہ رکھ کر ان کو مسیلمہ کذاب کا مثیل قرار دے دیا۔ اور اس طرح ثابت کر دیا۔ کہ حضرت مرزا صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اور مولوی صاحب مسیلمہ کذاب کے مثیل ہیں۔

غرض یہ امر ثابت شدہ ہے کہ الٰہی عذاب بے باکی اور تکذیب اور کثرت گناہوں کے سبب آتا ہے۔ اور محض سچے مذہب سے اختلاف کی وجہ سے نہیں آتا۔ چنانچہ اس بات کا ثبوت اس سے بھی ملتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی میں آپ کے سارے مخالف نہ مارے گئے تھے۔ بلکہ آپ کی وفات ہوگئی تھی۔ اور ابھی آپ کے مخالفین زندہ تھے۔ اسی طرح اس زمانہ میں بھی جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے مقابل پر آئے۔ اور بے باکی اور تکذیب سے پیش آئے۔ وہی ہلاک کئے گئے۔ باقی ہزاروں لاکھوں باوجود اختلاف رکھنے کے زندہ موجود ہیں۔ فافہم ھذا ھو المقصود

خاکسار۔ قمرالدین مولوی فاضل قادیان

سنسکرت زبان کا سیکھنا ہمارے لئے کس قدر ضروری ہے

مذاہب کی ترقی کا بہترین ذریعہ تبلیغ ہے جس مذہب کے لوگوں نے اس راز کو نہ سمجھا۔ وہ مذہب بجائے پھیلنے اور ترقی کرنے کے مٹ گیا۔ اور جن لوگوں نے تبلیغ کو اپنا لیا۔ ان کا مذہب ترقی کر گیا۔ اللہ تعالےٰ نے اپنی پاک کتاب قرآن مجید میں بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ کا حکم دے کر تبلیغ کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اور موجودہ زمانہ میں ہماری جماعت جس احسن طریق سے اس فرض کو ادا کر رہی ہے۔ اس کی مثال روئے زمین پر نہیں مل سکتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس طرح ہم مسلمانوں کے لئے امام مہدی ہیں اسی طرح آپ ہندوؤں کے لئے کرشن ہیں اور حضور علیہ السلام نے اپنے اس دعویٰ کو کئی جگہ بیان فرمایا ہے۔ ہندوستان میں اکثریت ہندوؤں کی ہے۔ اور پڑوسی ہونے کے باعث یہ قوم اس بات کی حقدار ہے کہ ہم اسے دعوت اسلام دیں۔ مگر یہ یاد رہے کہ کسی قوم کو بغیر اس کی زبان سیکھے تبلیغ پورے طور سے نہیں کی جا سکتی۔ ہندوؤں میں جتنے بھی فرقے ویدک دھرم چارواک۔ جین مت وغیرہ پائے جاتے ہیں۔ ان سب کی مذہبی کتب سنسکرت زبان میں ہیں۔ اس لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ ہماری جماعت کے تعلیم یافتہ نوجوان سنسکرت زبان سیکھیں۔ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو اس بات کا کس قدر خیال ہے۔ اس کا پتہ اس سے لگ سکتا ہے۔ کہ تحصیل علم سنسکرت کے بعد جب میں نے قادیان آنے سے پہلے حضور کی خدمت میں لکھا۔ کہ میں فلاں تاریخ کو قادیان پہنچ جاؤں گا۔ تو حضور نے میرے پہنچنے سے پہلے ہی یہ ارشاد فرما دیا۔ کہ سنسکرت کا سیکھنا ہمارے لئے بہ نسبت انگریزی کے زیادہ ضروری ہے۔ اس لئے انہیں جامعہ میں لگا دیا جائے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو اس بات کا کس قدر خیال ہے۔ کہ ہم سنسکرت زبان سیکھیں۔ اور پھر ہندو قوم کو تبلیغ کریں۔

پس میں ہر اس تعلیم یافتہ نوجوان سے جو تبلیغ کا ارادہ رکھتا ہے۔ کہوں گا۔ کہ چونکہ بغیر سنسکرت سیکھے۔ ہندوستان میں تبلیغ پورے طور سے نہیں کی جا سکتی۔ اس لئے آپ ضرور سنسکرت پڑھیں۔ اس کے بعد آپ پوری طرح کامیاب ہو جائیں گے انشاء اللہ۔ یہ کوئی میری خیالی اور وہمی بات نہیں۔ بلکہ اس کا کئی دفعہ تجربہ ہو چکا ہے ایام تبلیغ میں میری ملاقات ایک یوروپین عورت سے ہوئی۔ جو دس برس سے ہندو ہو چکی تھی۔ اور ہندو بھی ایسی کٹر کہ ہر وقت گیروے رنگ کے کپڑے پہنے رہتی۔ اگر کوئی مسلمان پاس سے بھی گزر جائے۔ تو بغیر نہائے اسے چین نہ آتا۔ میں نے محض بفضل خدا اسے تبلیغ کی۔ اور وہ ایک ہفتے کے اندر مسلمان ہو گئی۔ ابھی قریباً ایک ماہ کا واقعہ ہے۔ باہر سے ایک پنڈت جی مجھے ملنے آئے۔ ان کا نام وشنو ناتھ تھا۔ میں نے ویدوں سے گوشت خوری کا جواز انہیں دکھایا اور ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کی تصدیق ویدوں سے ثابت کی حتیٰ کہ آپ کا نام تک ویدوں سے انہیں دکھایا۔ جب میں انہیں تبلیغ کر چکا۔ تو وہ کہنے لگے۔ مولوی صاحب اگر آپ گوشت خوری اور اس اوتار (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کی صداقت پر کوئی عقلی دلیل دیتے تو میں یہ شبہ کر سکتا تھا۔ کہ آپ نے عقل کے زور سے مجھے بہکانا چاہا ہے۔ اس کا میں بھی کوئی جواب سوچتا۔ لیکن اب جبکہ ہماری ہزاروں برس کی پرانی کتابوں سے نکال کر آپ نے یہ دکھایا ہے۔ کہ گوشت کھانا جائز ہے۔ اور یہ قادیان میں آنے والا احمد علیہ السلام سچا اوتار ہے۔ جو ایشور نے بھیجا ہے۔ تو میں کوئی اعتراض نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی مجھے اس پر کوئی شبہ پیدا ہو سکتا ہے۔ اس کے بعد پنڈت جی چند دن یہاں ٹھہرے۔ اور مجھ سے مذہبی بات چیت کرتے رہے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ انہوں نے ایک دن مجھے صاف لفظوں میں کہا۔ کہ میں اچھی طرح سمجھ چکا ہوں۔ کہ اسلام سچا مذہب ہے۔ اور قادیان میں آنے والا اوتار سچا ہے۔ اور وہی ہے جس کا نام ہمارے ویدوں نے احمد بتایا ہے۔ آپ مجھے اسلام میں داخل کریں۔ چنانچہ انہیں اسلام میں داخل کیا گیا۔ اور حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ان کا نام عبد المالک رکھا۔

پس ہمارے نوجوانوں کو چاہیئے۔ کہ سنسکرت سیکھیں۔ ایک دن وہ تھا۔ کہ سنسکرت سیکھنا مسلمان کے لئے بیحد مشکل تھا۔ مگر اب تو خدا نے یہ سب دقتیں دور فرما دی ہیں۔ جامعہ احمدیہ میں ایک کلاس باقاعدہ کھول دی گئی ہے جس کا کورس صرف تین برس کا ہے۔ اس عرصے میں نہ صرف عام سنسکرت۔ بلکہ ویدوں کی سنسکرت بھی پڑھا دی جاتی ہے۔ اور ساتھ ہی ہندی زبان بھی پڑھائی جاتی ہے۔ لیکن یاد رہے۔ کہ ہر سال اس کلاس میں طلباء کو داخل نہیں کیا جاتا۔ صرف تین سال کے بعد ہی یہ موقعہ ملتا ہے۔ اب کے جون سے پھر یہ کلاس کھل رہی ہے۔ اس لئے خواہشمند احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ مئی کے ختم ہونے سے پہلے جناب پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ قادیان کے پاس اپنی درخواستیں بھیج دیں ٭

خاکسار۔ ناصر الدین عبد اللہ پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان

اندرونی فتن کی دیکھ بھال اور اس کا انسداد

اسلام اور احمدیت میں اخلاق کا مدار اور معیار تعلیم قرآن کریم۔ اور اسوۂ حسنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ احادیث نبویہ اور سنت اور تعلیم حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے احکام کی اطاعت اور نظام جماعت کے احترام پر موقوف ہے۔ سیکرٹریان تعلیم و تربیت کا فرض ہے۔ کہ اس امر کی پوری پوری نگرانی رکھیں۔ کہ یہ روح جماعت میں نہ صرف قائم رہے بلکہ ترقی کرتی جائے۔ کیونکہ جماعت کی ساری کامیابی اور ترقی کا انحصار اسی پر ہے۔

بعض اوقات بعض احمدی کہلانیوالوں کے دل میں بھی مرکز سلسلہ اور نظام سلسلہ کے متعلق اعتراضات پیدا ہو سکتے ہیں اور یہ اعتراضات بعض اوقات نیک نیتی سے بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔ مگر بیشتر صورتوں میں ایسے اعتراضات فتنہ پیدا کرنے کی غرض سے منافق طبع لوگ کرتے ہیں۔ اس لئے اس معاملہ میں بہت ہوشیار رہنا چاہیئے۔ اس بارہ میں نیک نیتی اور بد نیتی کی شناخت یہ ہے۔ کہ نیک نیت شخص کو جب اعتراض پیدا ہو۔ تو وہ فوراً ذمہ وار عہدہ داران کے پاس ادب و احترام سے پیش کرتا ہے۔ یا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں رپورٹ کر کے فیصلہ چاہتا ہے۔ اور پھر جو بھی فیصلہ ہو۔ اس کو انشراح صدر سے قبول کر لیتا ہے۔ لیکن منافق طبع لوگوں کا رویہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ یا دوسرے ذمہ وار لوگوں کے پاس رپورٹ کرنے کی بجائے سادہ لوح یا کمزور طبع لوگوں میں اپنے خیال کا پراپیگنڈا کرتے ہیں۔ اور اس طریق سے باعث فتنہ نظام سلسلہ یا ذمہ وار عہدیداران کی طرف سے بدظنی پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اس سے آگے نکل کر خلافت پر اعتراضات کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ سیکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت کا فرض ہے۔ کہ ایسے لوگوں کی خاص نگرانی رکھیں۔ اور ان کو موقعہ نہ دیں۔ کہ وہ جماعت کے نظام کے خلاف پراپیگنڈا کر سکیں۔ اور ان کے اس مذموم فعل کا سد باب فوراً مناسب طریق سے کریں۔ اور مرکز میں بھی ان کے متعلق مفصل اطلاع دیا کریں۔

ناظر تعلیم و تربیت

نہایت عمدہ موقعہ

جو دوست اپنا روپیہ نفع مند کام پر لگانا چاہیں۔ انہیں چاہیے کہ وہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ ایسا روپیہ جائیداد کی کفالت پر لیا جائے گا۔ جو ہر طرح سے انشاء اللہ تعالےٰ محفوظ رہیگا۔ اور نفع لائے گا۔

فرزند علی عفی عنہ ناظر بیت المال

غیر مبایعین کا مبشر کشف

غیر مبایعین کا الہام، کشف اور رؤیاء کو ذکر کرنا اب غنیمت ہے۔ ۵ رمئی کے "پیغام" میں "ایک مبشر کشف" کے عنوان سے جناب ممتاز احمد صاحب فاروقی کا خط شائع کیا گیا ہے۔ فاروقی صاحب نے ایک شاہصاحب کے نام سے کشف درج کیا ہے جس کی کیفیت بقول اُن کے یہ ہے کہ:۔ "جب کبھی کوئی تکلیف آئی۔ یا دشوار امر درپیش ہؤا۔ یا کوئی حاجت یا ضرورت پیش آئی۔ تو جھٹ شاہ صاحب دعا کرانے دوڑ پڑے۔ بہت خوشامد کرنی ہوئی تو ساتھ عمدہ لذیذ حلوا بھی پکا کر کھلا دیا۔"

یہ شاہ صاحب جنہیں غیر مبایعین قبولیت دعا میں یگانہ روزگار مانتے ہیں۔ اور اپنے امیر کو اس کے سامنے قابل ذکر بھی نہیں سمجھتے بلکہ ہر مشکل میں "لذیذ حلوہ" لے کر شاہ صاحب کی طرف دوڑتے نظر آتے ہیں سید اسد اللہ شاہصاحب کے نام سے موسوم ہیں۔ فاروقی صاحب کا بیان ہے کہ جناب شاہ صاحب نے پہلے "جوش عقیدگی اور نیک نیتی" کی بنا پر جماعت احمدیہ قادیان میں شمولیت اختیار کر لی تھی۔ بہرکیف شاہصاحب کا کشف فاروقی صاحب کے الفاظ میں حسب ذیل ہے۔ "شاہ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ وہ ایک رات نماز تہجد میں حضرت امیر قوم حضرت مولوی محمد علی صاحب کیلئے دعا فرما رہے تھے کہ حالت کشف میں حضرت مسیح موعود کو دیکھا کہ ایک سفید اور نورانی لباس میں ملبوس سامنے کھڑے ہیں۔ اور فرماتے ہیں:۔ بیٹے شکست پائیں گے محمد قدرت اللہ۔ ایک لاکھ سپاہی تیار" الخ

(پیغام ۵ رمئی ۱۹۴۲ء)

فاروقی صاحب نے "محمد قدرت اللہ" کے بعد خیالی طور پر بریکٹوں میں لکھا ہے۔ کہ یہ مولوی محمد علی صاحب کی طرف اشارہ ہے۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ اس تاویل کی اجازت نہیں دیتے۔ نور فراست رکھنے والوں کیلئے یہ کشف واضح چیز ہے۔ جناب سید اسد اللہ صاحب اپنی خوش عقیدگی اور نیک نیتی سے مولوی محمد علی صاحب کی کامیابی کیلئے دعا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رویاء میں ظاہر ہو کر شاہ صاحب کو اُن کی نیک نیتی کے ماتحت فرمایا۔ بیٹے! آپ مولوی محمد علی صاحب کیلئے دعا کرتے ہیں۔ ان کا ان کے ساتھیوں سمیت انجام یہ ہوگا۔ کہ شکست پائیں گے"۔ اور اس کام کے لئے اللہ تعالےٰ نے "ایک لاکھ سپاہی تیار" کر دیا ہے۔ جو خدا کے محبوب بندے "محمد قدرت اللہ" کے زیر کمان ہیں۔ اور جسطرح سپاہی اپنے افسر کو واجب الاطاعت جانتا ہے۔ وہ ایک لاکھ سپاہی اسے واجب الاطاعت مانتے ہیں۔ اگر ذرا تدبر سے کام لیا جائے۔ تو سمجھ میں آجاتا ہے۔ کہ اس کشف میں "محمد قدرت اللہ" سے وہی مقدس وجود مراد ہے۔ جسے خدا نے ممسوح کیا۔ اور اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خبر دی۔ کہ وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ اور "صاحب عظمت و شکوہ" ہوگا۔ اور جسے اس کی جماعت واجب الاطاعت مانتی ہے

خاکسار

ابوالعطاء جالندھری

رپورٹ جلسہ سالانہ لجنہ اماء اللہ دہلی

بروز اتوار بتاریخ ۱۰ رماہ ہجرت ۱۳۲۱ھش بر مکان جناب حافظ عبدالسلام صاحب امیر جماعت احمدیہ شملہ بوقت ۵ بجے شام زیر صدارت محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر محمد شفیع احمد صاحب مرحوم لجنہ اماء اللہ دہلی کا سالانہ اجلاس ہؤا۔ جس میں معزز غیر احمدی خواتین نے بھی شرکت کی۔ تلاوت قرآن مجید و خطبہ صدارت کے بعد چند خواتین نے مختلف موضوعات پر تقریریں کیں۔ بعدہٗ جناب حافظ عبدالسلام صاحب نے دو گھنٹہ نہایت پُر معارف اور مؤثر تقریر بعنوان "اسلام میں عورتوں کے حقوق اور فرائض" بیان فرمائی۔ جس میں بتایا۔ کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ کہ اس نے جو روحانی راستے مردوں کے لئے کھولے ہیں۔ وہی عورتوں کے لئے کھولے ہیں۔ جو انعامات اس نے مردوں کے لئے رکھے ہیں۔ وہی عورتوں کے لئے رکھے ہیں۔ فرمایا۔ ہندوؤں میں عورت کا صرف یہ کام ہے۔ کہ وہ باپ کی خدمت کرے۔ شادی ہونے پر خاوند کی خدمت کرے۔ اور اگر خاوند مر جائے تو بیٹے کی خدمت کرے۔ اس کے علاوہ کچھ نہیں۔ اسی طرح عیسائیوں کے ہاں عورت کی اتنی ہی وقعت ہے۔ کہ اپنے باپ کے ہاں مس کہکر پکاری جاتی ہے۔ تو خاوند کے ہاں مسز۔ اور اس طرح اپنا نام بھی کھو بیٹھتی ہے۔ اس کے مقابلہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورت کو اس کے حقوق دے کر اور فرائض سے آگاہ کر کے اُسے اسقدر فضیلت بخشی ہے۔ کہ فرمایا۔ آدھا دین عائشہؓ سے سیکھو۔ میں سمجھتا ہوں کہ زمانہ ماضی میں جو اسلام نے شاندار ترقی کی ہے۔ اس میں عورتوں کی اعلیٰ تربیت کا بہت بڑا حصہ ہے۔ اور اب جماعت احمدیہ کی ترقی میں بھی عورتوں کا بڑا ہاتھ ہے۔ آپ کی تقریر کے بعد دعا کے ساتھ جلسہ خیر وخوبی سے برخاست ہؤا۔

گذارندہ بیگم فاطمہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ دہلی

چوک نیلا گنبد لاہور میں تبلیغی جلسہ

جماعت احمدیہ حلقہ نیلا گنبد کے اہتمام سے ۱۸ رمئی کو ایک پبلک تبلیغی جلسہ چوک نیلا گنبد لاہور میں منعقد کیا گیا۔ صدارت جناب مولوی محمد یار صاحب عارف نے فرمائی۔ "موجودہ جنگ اور اس کا انجام" کے موضوع پر مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے ایک فاضلانہ تقریر کی آپ نے ثابت کیا۔ کہ یہ جنگ موعودہ جنگ ہے۔ قرآن مجید اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں اس جنگ کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ دنیا نے خدا تعالےٰ سے بے اعتنائی کی اور پے در پے نافرمانیاں کی ہیں۔ جن کی یہ سزا ہے۔ اب وقت آگیا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی بادشاہت دنیا پر قائم ہو۔ اور یہ غلبۂ اسلام کی صورت میں ہوگا۔ اس کے بعد گیانی واحد حسین صاحب نے نہایت دلچسپ تقریر "اسلام اور سکھ ازم" کے موضوع پر کی۔ غیر از جماعت اصحاب نے آپ کی وسعت معلومات کی بہت داد دی۔ اور آپ کے دلائل کے وزنی ہونے کا اقرار کیا۔ جن کے ذریعہ آپ نے اسلام اور سکھ ازم کا بنیادی اتحاد ثابت کیا۔ اسلام کی امتیازی تعلیمات پر چلنے کے لئے گورو صاحبان بالخصوص حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے احکام پیش کئے۔ اس کے علاوہ بعض تاریخی غلط بیانیوں مثلاً گورو گوبند سنگھ صاحب کے بچوں کا قتل وغیرہ کی تردید کی۔ اور مسلمانوں کے احسانات سکھوں پر تاریخی طور پر ثابت کئے۔ آپ کی تقریر کے دوران میں ایک صاحب نے "اُٹھے پھر بھوندا پھریں .... الخ" کے حوالہ کو غلط اور جعلی ہونے کا آوازہ کسا۔ مگر بعد میں حوالہ کے متعلق اطمینان کر لیا۔ آخر میں جناب ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی ایڈووکیٹ نے "دنیا کا آئندہ مذہب کیا ہوگا" پر مقبول عام لیکچر دیا۔ آپ نے ثابت کیا۔ کہ دنیا اسلام اور احمدیت کی طرف آرہی ہے۔ اور یہی دنیا کا آئندہ مذہب ہوگا۔ دنیا مجبور ہو کر اسلامی تعلیمات اختیار کر رہی ہے۔ اور یورپ کے مدبرین اس امر کا زبردست طور پر اقرار کر رہے ہیں۔ اب دنیا کو اسلام قبول کرنے کے سوا چارہ نہیں۔ کیونکہ اسی میں اس کی نجات ہے۔

جلسہ بڑا پُر رونق تھا۔ غیر مسلم اور غیر احمدی اصحاب بھی معقول تعداد میں موجود تھے۔ اور نہایت اچھا اثر لے کر گئے۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام کیا گیا تھا۔

احقر محمد عبداللہ سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ حلقہ نیلا گنبد

جماعت بھیرہ کیلئے عالم کی ضرورت

جماعت بھیرہ ضلع شاہ پور کو ایک ایسے عالم کی ضرورت ہے جو علاوہ نماز پڑھانے کے بچوں کو درس بھی دے سکے۔ اور انکی بیوی احمدی بچوں اور مستورات کو قرآن کریم کی تعلیم دے سکے۔ نان نفقہ

کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے امتحان میں شریک ہونیوالوں کی فہرست

متعدد بار شائع کیا جاچکا ہے۔ کہ نظارت ہذا کے اہتمام میں ماہ نومبر ۱۹۴۲ء میں مندرجہ ذیل کتب کا امتحان ہوگا۔ (۱) آریہ دھرم (۲) کشف الغطاء (۳) حقیقۃ المہدی (۴) خطبہ الہامیہ (۵) گورنمنٹ انگریزی و جہاد (۶) تقریریں۔ جن جماعتوں کے دوست ابھی شامل نہیں ہوئے وہ توجہ فرمادیں۔ اندنوں مندرجہ ذیل دوستوں نے اپنے نام پیش کئے ہیں:۔

(۱۶۸) خورشید بیگم صاحبہ چک ۵۶۵ جنوبی۔ (۱۶۹) محمد اسحاق صاحب امیر ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔ (۱۷۰) فتح خان ہرور ضلع سرگودھا۔ (۱۷۱) بابو قاسم الدین صاحب سیالکوٹ (۱۷۲) چوہدری فضل احمد صاحب سیالکوٹ۔ (۱۷۳) چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب سیالکوٹ (۱۷۴) شیخ روشن الدین صاحب وکیل سیالکوٹ (۱۷۵) بابو فضل الٰہی صاحب سیالکوٹ۔ (۱۷۶) سید محمد شریف صاحب سیالکوٹ۔ (۱۷۷) بابو محمد اقبال صاحب سیالکوٹ (۱۷۸) حاجی تہبر خان صاحب سیالکوٹ (۱۷۹) حکیم اللہ دتہ صاحب امیر جماعت درگانوالی (۱۸۰) مرزا عبدالحفیظ صاحب پشاور (۱۸۱) جناب عبدالرفیق صاحب پشاور۔ (۱۸۲) جناب عبدالحق صاحب پشاور۔ (۱۸۳) مرزا نثار احمد صاحب . . . . . . پشاور۔ (۱۸۴) مرزا عبدالرحمٰن صاحب پشاور۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

محلہ دارالانوار میں زمین مل سکتی ہے

بعض احباب نے دارالانوار کمیٹی کی دس سالہ میعاد ختم ہونے کے قریب ایام میں دریافت کیا تھا۔ کہ کیا کوئی قطعہ دارالانوار میں قیمت ادا کرنے پر مل سکتا ہے۔ اب جب کہ دارالانوار کی مقررہ میعاد ختم ہوچکی ہے۔ اور بعض قطعات دارالانوار میں ہیں۔ جو یکمشت قیمت ادا کرنے پر دیئے جاسکتے ہیں۔ محلہ دارالانوار ایک محلہ ہے جس میں بڑی بڑی سڑکیں ہیں۔ چنانچہ اس محلہ میں چھوٹی سے چھوٹی سڑک بھی تیس فٹ کی ہے اور بڑی ۵۰ فٹ اور ۶۰ فٹ کی۔ ایسی شاندار سڑکوں پر بعض احباب کوشش سے زمین لیا کرتے ہیں۔ اس لئے ذیل میں چند قطعات کا اعلان کیا جاتا ہے۔ ضرورتمند احباب نقد قیمت ادا کرکے اپنے لئے محفوظ کراسکتے ہیں۔ قیمتوں وغیرہ کا فیصلہ سیکرٹری دارالانوار کمیٹی سے بذریعہ خط و کتابت ہونا چاہیئے۔ قطعات حسب ذیل ہیں:۔

(۱) دو قطعہ دو دو کنال ہیں۔ جن کو تیس فٹ کی سڑک لگتی ہے۔ (۲) ایک قطعہ ۴ کنال کا ہے جس کے دو طرف ۳۰ فٹ کی سڑک ہے۔ (۳) ایک قطعہ ۶ کنال کا ہے جس کے دو طرف تیس فٹ کی سڑک ہے۔ (۴) ایک قطعہ ۱۲ کنال کا ہے جو دارالانوار کی عالیشان مسجد کے بالکل ساتھ ہے۔ اور اس کے جنوب میں ایک شاندار کوٹھی بنی ہوئی ہے۔ درمیان میں یہ قطعہ ہے۔ اس کے ایک طرف ۶۰ فٹ والی سڑک اور دوسری طرف ۳۰ فٹ کی سڑک چل رہی ہے۔ جو دوست ان میں سے کوئی قطعہ پسند فرمادیں۔ وہ حاصل کرلیں۔ اللہ تعالیٰ نے بعض احباب کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے یہ نادر موقعہ نکال دیا ہے بس احباب اس سے فائدہ اٹھائیں۔ والسلام

خاکسار برکت علی خان فنانشل سکرٹری دارالانوار کمیٹی قادیان

بھٹنڈہ میں احمدیہ جلسہ

۲۸، ۲۹ رمئی ۱۹۴۲ء بروز جمعرات و جمعہ بھٹنڈہ میں تبلیغی جلسہ منعقد ہوگا۔ ارد گرد کی جماعتوں کو شامل ہوکر فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ مرکز کی طرف سے مبلغین بھیجے جائیں گے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

کوٹ آغا خاں میں جلسہ

مورخہ ۱۳ و ۱۴ رجون ۱۹۴۲ء بروز ہفتہ و اتوار کوٹ آغا خاں ضلع سیالکوٹ میں تبلیغی جلسہ منعقد ہوگا جس میں مرکز کی طرف سے مبلغین بھیجے جائینگے۔ اردگرد کی جماعتوں کے احباب شامل ہوکر فائدہ اٹھائیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

میرا پتہ

میجک لینٹرن کے لیکچروں کے سلسلہ کے متعلق بعض جماعتیں مجھے بلا رہی ہیں۔ وہ میرا صحیح پتہ نوٹ کرلیں۔ تاکہ ان کو بلانے میں آسانی ہو۔ محمد شفیع اسلم

معرفت درزی خانہ قادیان

سپاس تعزیت

جن احباب نے میری عدم موجودگی میں میرے لڑکے عزیز رشید احمد کی تیمارداری میں حصہ لیا اور اس کی وفات پر ہر قسم کی امداد کی۔ نیز وہ احباب جنکی طرف سے ہمدردی کے خطوط آرہے ہیں میں ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خاکسار

یکم جون کو وی پی ہونگے!

الفضل مورخہ ۱۴-۱۷ مئی میں الفضل کے ان خریدار اصحاب کی فہرست شائع ہوئی ہے۔ جنکا چندہ ختم ہوچکا ہے یا ۲۰ رجون تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ اپنا نام ملاحظہ فرماکر سال کا چندہ یکم جون ۱۹۴۲ء تک بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمادیں۔ یا وی۔ پی روکنے کی اطلاع بھیجدیں۔ جن احباب کی طرف سے اس تاریخ تک چندہ وصول نہ ہوا یا وی۔ پی روکنے کی اطلاع نہ ملی۔ اُن کی خدمت میں یکم جون کو وی۔ پی ارسال کردیئے جائیں گے۔

"منیجر"

نہایت باموقعہ قطعات برائے مکانات فروخت ہورہے ہیں

محلہ دارالبرکات شرقی قادیان میں قریباً ۲۶ قطعات کیلئے باقاعدہ نقشہ تجویز کرکے انجمن سے منظوری حاصل کی گئی ہے۔ ہر چار کنال کے گرد ۲۰-۳۰ فٹ کی سڑکیں چھوڑی گئی ہیں۔ اور جنوب میں محلہ دارالانوار کی حد اتصال پر ۴۰ فٹ کی بڑی سڑک رکھی گئی ہے۔ شہر اور ریلوے سٹیشن سے قریباً پانچ پانچ منٹ کا فاصلہ ہے۔ بڑی سڑک پر ۵۰۰ روپیہ اور اندرون محلہ میں ۴۰۰ روپے فی کنال قیمت مقرر ہوئی ہے۔ جو دوست باقساط خریدنا چاہیں۔ وہ بیس روپیہ ماہوار فی کنال کے حساب ۵۰۰ اور ۴۲۵ روپے علی الترتیب فی کنال پر خرید سکتے ہیں۔ المشتہر ان مالک و سرپرست چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے قادیان۔ سکرٹری فروخت:۔ قاضی عبدالرحیم بھٹی اوورسیر قادیان

اگر آپ کے لئے

دہلی سے لاہور تک سفر کرنا ضروری ہے

تو

ان گاڑیوں میں جو ۳۰-۲ قبل دوپہر اور ۳۵-۸ قبل دوپہر روانہ ہوتی ہیں۔

زیادہ گنجائش ہوتی ہے۔

بہ نسبت

اس گاڑی کے جو ۱۳-۷ قبل دوپہر روانہ ہوتی ہے۔

صرف اشد ضرورت کے پیش نظر سفر کریں

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۵ مئی۔ ترکی کا ایک جہاز وزنی ۵½ سو ٹن بحیرہ اسود کی ایک بلغاری بندرگاہ سے استنبول کو آ رہا تھا کہ کسی نامعلوم آبدوز نے تارپیڈو مار کر اسے غرق کر دیا۔ پانچ روز کے عرصہ میں یہ ترکی کا دوسرا جہاز ڈبویا گیا ہے۔ اس جہاز کا کپتان اور نو جہازی بچا لئے گئے۔ اسپر ترکش گورنمنٹ نے جرمن۔ بلغاریہ اور روس کی حکومتوں سے زبردست احتجاج کیا ہے اور لکھا ہے کہ بتایا جائے یہ کارروائی کس ملک کی آبدوز کی ہے۔ اگر ایک ہفتہ کے اندر اندر تسلی بخش جواب نہ ملا تو وہ جوابی کارروائی کرنے پر مجبور ہو گی۔

برلن ۲۵ مئی۔ ہٹلر کے ہیڈکوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ جرمن فوجوں نے ازیوم اور باربنکووف کے رُوسی محاذ پر تین رُوسی فوجوں کو گھیرے میں لے لیا ہے اور ان فوجوں کے ساتھ ایک ٹینک بریگیڈ اور رجمنٹ بھی ہے۔ لنڈن سے اس خبر کی تصدیق نہیں ہو سکی۔ البتہ یہ کہا گیا ہے کہ اس محاذ پر تین روز سے گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ اور صورت حالات اُلجھی ہوئی ہے۔ سوویٹ ہائی کمانڈ کے اعلان میں کہا گیا ہے کہ یہاں روسی فوجیں مدافعتی جنگ لڑ رہی ہیں۔ جرمنوں کے کئی حملے پسپا کر دیئے گئے۔ خارکوف کے محاذ پر رُوسی فوجیں اپنے مورچوں کو مضبوط کرتی ہوئی آگے بڑھ رہی ہیں۔ جرمنوں نے اس محاذ پر ٹینکوں کی بھاری تعداد سے زبردست جوابی حملہ کیا۔ اور رُوسی صفوں میں شگاف بھی کر دیا۔ لیکن رُوسیوں نے پھر دشمن کو پسپا کر دیا۔

لنڈن ۲۵ مئی۔ ہٹلر کے ہیڈکوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ خارکوف کے محاذ پر لڑائی نہایت شدت سے ہو رہی ہے۔ اور جرمن فوجوں نے تیس رُوسی دیہات پر قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن ۲۵ مئی۔ رائٹر کی اطلاع ہے کہ روسیوں کے کسی بڑے حملے کے خطرے کے پیش نظر جرمنوں نے سمالنسک کے محاذ پر لاکھوں سپاہی۔ ہزاروں ٹینک۔ توپیں۔ مشین گنیں اور سینکڑوں طیارے جمع کر دیئے ہیں۔ اور اپنی حلقہ بندیوں کو مستحکم کر رہے ہیں۔ یہ اجتماع خارکوف سے ایک سو میل کے فاصلہ پر ہو رہا ہے۔ اس وقت برطانی اور امریکن طیارے ماسکو کی حفاظت کر رہے ہیں۔

ماسکو ۲۵ مئی۔ جرمن قیدیوں سے ایسے کاغذات ملے ہیں۔ جو ظاہر کرتے ہیں کہ جرمن ہائی کمانڈ نے رُوسی فوجوں کے خلاف ایسے چوہوں۔ کیڑوں اور مویشیوں کو استعمال کرنے کی سکیم بنائی تھی۔ جو پلیگ اور دیگر مہلک امراض کے جراثیم پھیلا سکیں۔

واشنگٹن ۲۵ مئی۔ امریکن گورنمنٹ کے قبضہ میں جاپانیوں کی بعض نہایت اہم خفیہ دستاویزات آئی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ہند چینی کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی تجاویز ہو رہی ہیں۔ اور وہ اس طرح کہ کمبوڈیا اور لاؤس کے صوبے سیام کو دیدیئے جائیں اور کوچین چائنا۔ انام اور ٹونگن ٹانکن گورنمنٹ کے۔ کہا جاتا ہے کہ وشی گورنمنٹ نے اسکے خلاف ایک عرضداشت ٹوکیو بھیجی ہے۔

واشنگٹن ۲۵ مئی۔ ایک فوجی مبصر کا بیان ہے کہ جاپانیوں نے ہنگچاؤ میں بہت بڑی فوج جمع کر لی ہے اور اس کوشش میں ہیں کہ جنوبی چین کے فضائی اڈے اور رسل و رسائل کے ذرائع کو ختم کر دیں۔ چنانچہ جاپانی فوجیں جنوبی چین کے چھوٹے چھوٹے جزیروں پر قبضہ کر رہی ہیں۔ انکا ارادہ ہے کہ اس کارروائی کے بعد چنکنگ پر دو اطراف سے حملہ کر دیں اور اس طرح چینی مزاحمت کو ختم کر دیں۔ اسوقت چنگیانگ کے دارالحکومت سے تین میل کے فاصلہ پر گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے اور چینی فوجوں نے پیشقدمی کو روک دیا ہے۔ اور جم کر لڑائی ہو رہی ہے۔

کراچی ۲۵ مئی۔ کل رات ''حروں'' نے میر پور اور دھارکی کے درمیان نارتھ ویسٹرن ریلوے کی ایک انسپکشن کار کو الٹ دیا۔ حادثہ کے مقام پر پٹڑی اکھاڑ دی گئی تھی۔ کار ڈرائیور ہلاک اور تین اشخاص مجروح ہوئے۔ یہ کار دیکھ بھال کے لئے جا رہی تھی۔

دہلی ۲۵ مئی۔ پنجاب ہائیکورٹ کے چیف جسٹس سر ڈگلس ینگ اس ہفتہ سے ۱۶ جولائی تک رخصت پر جا رہے ہیں۔ گورنر جنرل نے انکی جگہ جسٹس بخشی ٹیک چند کو قائم مقام چیف جسٹس مقرر کیا ہے۔

دہلی ۲۵ مئی۔ برما کی چینی فوجوں کے امریکن کمانڈر انچیف نے ایک انٹرویو میں کہا کہ برما جاپانیوں سے لازمی طور پر واپس لیا جائیگا۔ چین میں ہمارے داخلہ کیلئے برما پر قبضہ بہت ضروری ہے۔ برما میں ہماری شکست کی وجہ ہوائی طاقت کی کمی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ آپ برما میں اپنے ہیڈکوارٹر سے پیدل چلکر ۱۸ روز میں ہندوستان کی سرحد تک پہنچے۔ آپ کی پارٹی ۱۰۴ افراد پر مشتمل تھی۔ جس میں نرسیں بھی تھیں۔

ٹوکیو ۲۶ مئی۔ جاپان کی سرکاری نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ جاپانی فوجوں نے آج صبح کنہوا پر حملہ کر دیا اور وہ شمال و جنوب دونوں طرف سے شہر پر بڑھ رہی ہیں۔ یہ حملہ فیصلہ کن خیال کیا جاتا ہے۔ کنہوا چین کے صوبہ چکیانگ کا دارالحکومت ہے۔

طہران ۲۶ مئی۔ پرسوں شمالی ایران میں ایک امریکن نامہ نگار خاتون کو قتل کر دیا گیا۔ اس کے خاوند کا خیال ہے کہ یہ شرارت اطالوی فاسسٹوں کی ہے۔

برلن ۲۵ مئی۔ جرمن ریڈیو کا بیان ہے کہ آج روم میں جرمنی۔ اٹلی اور جاپانیوں کے فوجی سٹاف کی ایک میٹنگ ہوئی جس کی صدارت کاؤنٹ چیانو نے کی۔

شیلانگ ۲۵ مئی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اب شیلانگ میں ہوائی حملہ کی کوئی نقلی مشق نہ ہو گی۔ بلکہ حقیقی خطرہ کے وقت ہی الارم ہو گا۔

ماسکو ۲۵ مئی۔ سوویٹ ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ آٹھ جرمنوں کو ہٹلر اور جرمن گورنمنٹ سے غداری کے الزام میں برلن میں گولی سے اڑا دیا گیا۔ نیز تین جرمن ورکروں کو جنگ کے خلاف سازش اور ایجی ٹیشن کرنیکے الزام میں ہیمبرگ میں موت کی سزا دی گئی۔ اس سے جرمنی کی اندرونی حالت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

دہلی ۲۵ مئی۔ برما کی چینی فوجوں کے امریکن کمانڈر جنرل سٹلول نے ایک انٹرویو میں کہا کہ جاپانی سپاہی بہت مضبوط اور تربیت یافتہ ہیں۔ تھوڑی سی خوراک کھا کر لڑ سکتے ہیں۔ وہ ہر وقت مرنے کیلئے تیار رہتے ہیں۔

لنڈن ۲۵ مئی۔ امریکن طیاروں کے جس دستہ نے پچھلے دنوں ٹوکیو پر حملہ کیا تھا۔ اسکے کمانڈر نے ایک بیان میں کہا کہ عنقریب جاپان کے دوسرے حصوں پر بھی حملے کئے جائیں گے۔

کراچی ۲۵ مئی۔ چند روز ہوئے حروں نے ایک لاری کو روک کر تیرہ آدمی مار دیئے تھے جن میں ایک انسپکٹر پولیس بھی تھا۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ جو سب انسپکٹر پولیس اس واقعہ کی تفتیش کر رہا تھا۔ اُسے بھی مار دیا گیا ہے۔

دہلی ۲۵ مئی۔ کاغذ کے متعلق حکومت نے جو قانون نافذ کیا ہے۔ اس میں اس ترمیم کا اعلان کیا گیا ہے کہ اگر کسی روزنامہ کے پاس ہفتہ بھر کیلئے منظور شدہ کاغذ کے کوٹا میں سے کچھ بچ جائے اور وہ منظور شدہ کوٹا کے ساتویں حصہ سے زیادہ نہ ہو۔ تو وہ اس کاغذ کو اپنے ہفتہ وار ایڈیشن میں استعمال کر سکتا ہے۔

انقرہ ۲۵ مئی۔ مارٹنگ اور ڈغاسکر وغیرہ پر قبضہ کے متعلق وشی گورنمنٹ نے جو پروٹسٹ کیا۔ ترکی اخبارات نے اسے بے معنی قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ ہند چینی کو جاپان کے حوالہ کر کے وشی گورنمنٹ احتجاج کا حق کھو چکی ہے۔ اور جمہوریت پسند حلقے اتحادیوں کے اس اقدام کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

لاہور ۲۵ مئی۔ ۳۰ اپریل ۴۲ء تک پنجاب میں جنگی اغراض کے فنڈ اور عطیوں کی میزان ۹۷۴۸۲۰۳ روپیہ تھی۔ اور جنگی قرضوں کی میزان ۶۷۲۳۶۲۰۶ روپیہ۔

لنڈن ۲۷ مئی۔ آج جنرل میکارتھر کے ہیڈکوارٹر سے جو اعلان چھپا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ نیوگنی میں ہمارے جہازوں نے دشمن کے کئی مقامات پر بم برسائے۔ اور دو جہاز برباد کر دیئے۔ اس حملہ سے ہمارا ایک جہاز واپس نہیں آیا۔

لنڈن ۲۷ مئی۔ روسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ خارکوف میں روسی اپنی پوزیشن مضبوط بنا رہے ہیں اور دوسرے مقامات پر حفاظتی لڑائی لڑ رہے ہیں۔ گذشتہ رات روسی ان چوکیوں کو مضبوط بناتے رہے جن پر انہوں نے حال ہی میں قبضہ کیا ہے۔ گذشتہ دو دنوں میں رُوسیوں نے دشمن کے ۴۷ ٹینک برباد کئے۔

لنڈن ۲۷ مئی۔ روس کے ایک سرکاری اعلان میں بیان کیا گیا ہے کہ روسی ہوائی بیڑا اپنی پیدل فوج کی خوب مدد کر رہا ہے۔ اور جرمن فوج پر لگاتار بم برسا رہا ہے۔

لنڈن ۲۷ مئی۔ خارکوف کی لڑائی کے متعلق تازہ خبر یہ ہے کہ اب یہ بہت نازک حالت میں پہنچ چکی ہے۔ اور پہلے سے بہت بڑے پیمانہ پر جاری ہے۔ بیشمار آدمی اور بے تعداد سامان استعمال کیا جا رہا ہے۔ روسیوں نے ۱۲ مئی کو جو حملہ کیا۔ اسکے متعلق جرمنوں کا بیان ہے کہ ناکام رہا ہے لیکن یہ غلط ہے۔ روسیوں نے اسمیں بہت بڑی کامیابی حاصل کی۔

دہلی ۲۷ مئی۔ روس میں برطانی نمائندہ سر آرتھر پارسن خشکی کے راستہ کوئٹہ پہنچ گئے ہیں۔

دہلی ۲۷ مئی۔ ہندوستان میں زخمیوں کے لئے اپنا خون دینے والوں کی تعداد دس ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ انگلینڈ میں یہ تعداد اڑھائی لاکھ ہے۔

لنڈن ۲۷ مئی۔ امریکہ کا ایک فوجی مشن برطانیہ پہنچا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ مغرب میں جرمنی کے خلاف نیا مورچہ قائم کرنیکے معاملہ پر غور کیا جائیگا۔

لنڈن ۲۷ مئی۔ لیبیا میں برطانیہ کی طاقت روز بروز بڑھ رہی ہے۔ جو اس سے ظاہر ہے۔ کہ شمالی افریقہ میں ہوائی جہازوں نے سرگرمی دکھائی اور بن غازی پر بمباری کی۔ ڈرنہ کے ہوائی اڈہ پر بھی حملہ کیا۔ کل بھی اس کے اڈے پر بم برسائے۔ ان حملوں سے ہمارے دو جہاز واپس نہیں آئے۔ ابھی تک خشکی پر کوئی بڑی لڑائی نہیں لڑی جا رہی۔ حسب معمول گشتی دستوں نے سرگرمی دکھائی۔

لنڈن ۲۷ مئی۔ اڈمرل کننگھم نے اپنے ایک بیان میں کہا۔ کہ مشرقی ایشیا میں لڑائی پر چار دور گذر چکے ہیں۔ پہلے دور میں دشمن سے مڈبھیڑ ہو گئی۔ دوسرے دور میں اٹلی کو شکست دی گئی۔ تیسرے دور میں دشمن کا ہوائی پلہ بھاری ہو گیا۔ اب چوتھا دور ہے۔ جس میں ہمیں غلبہ حاصل ہو رہا ہے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی